اَلدَّرْسُ السَّابِعُ-7

اس سبق میں ہم درج ذیل الفاظ اور اُن سے متعلق قواعد سیکھتے ہیں۔

1-قَالَ نُوْحٌ نوحؑ نے کہا (نوح:26)

2-اَرْسَلْنَا نُوْ حاً ہم نے نُوحؑ کو بھیجا (المومنون 23)

3-سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ سلام نوحؑ پر (الصّٰفّٰتِ 79)

4-هُوَ مُسْلِمٌ وہ ایک مسلمان ہے۔

5-رَأَیْتُ مُسْلِماً میں نے ایک مسلمان کو دیکھا۔

6-ذَهَبْتُ اِلَی الْمُسْلِمِ میں مسلمان کی طرف گیا۔

آیئے ان مثالوں پر غور کریں!

DARULIMAAN INSTITUTE

DAR UL IMAAN INSTITUTE

• ان اسماء کے آخری حرف پر دو پیش / ضَمَّتَیْن ـــٌ ہیں۔

نُوْحٌ ، مُسْلِمٌ

• ان اسماء کے آخری حرف پر دو زبر / فَتْحَتَیْن ـــً ہیں۔

نُوْحاً ، مُسْلِماً

• ان اسماء کے آخری حرف پر ایک زیر یا کسرہ ـــِ دو زیر یا کَسْرَتِین ـــٍ ہیں۔

اَلْمُسْلِمِ ، نُوْحٍ

ایسا کیوں ہے؟

کہ اسم کی حالت (SHAPE) ایک جیسی رہنے کے بجائے ہر دفعہ تبدیل ہوئی ہے؟

• ہمیں معلوم ہے کہ معاشرتی زندگی میں عملی اعتبار سے انسان کے مختلف کردار ہیں۔

انسان کبھی ماں، باپ، اور بیٹا، بیٹی اور کبھی اُستاد، شاگرد اور کبھی ڈاکٹر اور مریض کی حیثیت میں ہوتا ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

یہ ایک انسان کے مختلف روپ ہیں۔ انسان کی حالت کی تبدیلی بتاتی ہے کہ وہ اس وقت کس حیثیت میں ہے۔

• اسی طرح یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ ڈرائیور، ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہمیشہ ایک ہی حالت میں نہیں رہتا۔ ٹریفک کے اصول وضوابط کے مطابق کبھی دائیں، بائیں، کبھی سیدھا اور کبھی مخالف سمت مڑتا ہے۔ کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف کا اشارہ دیتا ہے اور سرخ بتّی (RED LIGHT) ہوتے ہی سگنل پر رک جاتا ہے اور سبز بتّی (GREEN LIGHT) ہونے پر چل پڑتا ہے۔ یہ ایک ڈرائیور کے مختلف کردار ہیں ڈرائیور کے یہ مختلف انداز بتاتے ہیں کہ وہ اس وقت کس حالت میں ہے؟

• بالکل اسی طرح عربی زبان کے اسماء میں بھی استعمال کرتے ہوئے حالت (FORM) کے اعتبار سے تبدیلی آتی ہے۔ اسماء ایک حالت میں نہیں رہتے ان کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ ایک لفظ کئی شکلیں (SHAPE) تبدیل کرتا ہے۔ لیکن اس کا معنیٰ تبدیل نہیں ہوتا۔

DAR UL IMAAN INSTITUTE

معنی میں تبدیلی کے بغیر اسم (NOUN) کے آخری حصّے کی شکل (SHAPE) یا

حالت (FORM) کے تبدیل ہونے کو إعْرَاب کہتے ہیں

(THE SIGNS OR NOUNS AT THE END) OR

(THE DECLENSIONSOF NOUN) کہتے ہیں۔

إعَرْاب مادہ ہے ع ، ر ، ب ظاہر کرنا، صاف بیان کرنا، کسی بات کو واضح کر دینا، صاف بولنا اور غلطی نہ کرنا۔

إعْرَاب کی تین حالتیں ہیں۔ ١۔مرفوع ٌ 2۔ منصوب ً 3۔ مجرور ٍ

1۔ جب اسم کے آخری حرف پر ضمَّہ ُ یا دو ضمَّتین ٌ ہوں تو اسم، حالتِ رفعی

(ORIGINAL FORM) میں ہوتا ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

اور اسے "مرفوع" (NOMINATIVE CASE) کہتے ہیں۔

• مادہ: ر، ف، ع، اٹھانا، قد میں بلند ہونا۔ رَفَع اسم کا اعلیٰ درجہ ہے۔

• اسم کی اصلی حالت یا یہ پیدائشی طور پر مرفوع ُ ٌ ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْمُسْلِمُ - مُسْلِمٌ - نُوْحٌ

• اسم کی ایک علامت ضمَّہ ُ ضمَّتَیْن ٌ ہیں۔

2۔ جب اسم کے آخری حرف پر زبر / فتحہ َ یا دو زبر / فتحتَیْن ً ہوں تو اسم حالتِ نصبی میں ہوتا ہے اور اسے "مَنْصُوْب" (OBJECTIVE CASE) کہتے ہیں۔

مادہ ن، ص، ب کھڑا کرنا، گاڑنا، حرف پر زبر َ

جیسے: اَلْمُسْلِمَ - نُوْحًا - مُسْلِمًا

۔ نصب اسم کا درمیانی درجہ ہے۔

• یاد رکھیں!! ہر اسم اصلاً یا پیدائشی طور پر مرفوع ٌ ہوتا ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

• جملے میں استعمال کے دوران اسم کی حالت میں یہ تبدیلی واقع ہوئی جیسے یہاں

" نُوْحٌ " سے " نُوْحًا " اور " مُسْلِمٌ " سے " مُسْلِمًا "ہوگیا۔

• یہ اسم کی تبدیل شدہ پہلی حالت ہے۔ اور اسکی علامت زبر، نصب َ دوزبر/ نصبتَین ً

ہیں۔

• حالتِ نصب میں جب اسم پر دوزبر/ **فتحتین** ً آتے ہیں تو اسکے آخر میں الف "ا" بڑھا

دیا جاتا ہے۔" نُوْحٌ " سے " نُوْحًا"

یہاں الف "ا" زائد ہے۔

• اسم پر حالتِ نصبی میں بڑھا دیا جانے والا یہ الف "ا" لکھا تو جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔

3۔جب اسم کے آخری حرف پر کسرہ یا کسرتین ِ یا ٍ ہوں تو اسم

حالتِ جرّی میں ہوتا ہے اور اسے " مَجْرُوْر "(GENITIVE CASE) **کہتے**

ہیں۔

DARULIMAAN INSTITUTE

جیسے: نُوْحٌ - اَلْمُسْلِمِ - مُسْلِمٍ

• جَرّ اسم کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔

عربی میں اسماء اصلی حالت میں مرفوع ٌ ہوتے ہیں۔

جملے میں استعمال کے دوران اسم کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی جیسے:

۱۔علیٰ نے " نُوْحٌ " کو حالتِ رَفعُ سے حالتِ جَرّی ٍ

" نُوْحٍ "میں تبدیل کر دیا۔رَفعتَیْن ٌ ختم کرکے کسرَتَین ٍ دے دیں۔

۲۔الٰی نے " مُسْلِمٌ " کو حالتِ رفعُ سے حالتِ جرّیِ

" اَلْمُسْلِمِ " میں تبدیل کر دیا۔رفعتین کی تنوین ٌ ختم کر کے کسرہ ِ دے دی۔

• اسم کا حالتِ جرّی میں ہونا یہ اسم کی تبدیل شدہ دوسری حالت ہے۔ اور اس کی علامت

کسرہ ِ کسرَتین ٍ ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

• عَلٰی اور اِلٰی کو "حروفِ جرّ"

(The Letter Of Reduction, The Preposition)

"زیر دینے والے حروف" کہتے ہیں۔

مادہ: ج،ر،ر کھینچنا، گھسیٹنا، اونٹ کو ہانکنا، ایک قسم کا اعراب خواہ حرکت کی شکل میں ہو یا حرف کی صورت میں۔

ا۔ "حروفِ جرّ" کی تعداد 17 ہے۔

عَلٰی کے معنی ہیں اُوپر، پر، میں، سے، ساتھ، لئے، کی خاطر۔ وجہ، نیچے

اور اِلٰی کے معنی ہیں تک، طرف، کو، ساتھ، میں

۲۔ عربی زبان میں حرفِ جرّ ہمیشہ کسی اسم یا ضمیر سے پہلے آتا ہے۔

۳۔ اردو میں عربی کے اُلٹ بعد میں حرفِ جرّ آتا ہے جیسے:

"نوح پر" "مسلمان کی طرف"

DARULIMAAN INSTITUTE

۴۔ حرفِ جرّ اپنے بعد والے اسم کے آخر میں کسرہ دے دیتے ہیں۔

۵۔ اِلٰی اور علٰی کی "ی" کا تلفظ "ي" کی بجائے الف 'ا' سے کیا جاتا ہے۔

یاد رہے!

انبیاء اکرام کے اکثر نام غیر عربی ہیں اس لئے انکے نام کے آخر میں تنوین نہیں آتی مثلاً

يُوسفُ، دَاوٗدُ، اِبْراہِيمُ، اِسْمٰعِيلُ، اِسْحٰقُ، يَعقوبُ، سُلیمٰنُ، يُو نسُ۔

لیکن درج ذیل چھ نام اعرابی تبدیلی قبول کرتے ہیں:

نُوحٌ، لُوطٌ، هُودٌ، شُعيبٌ ، صَالحٌ، اور مُحمّدٌ ﷺ

DARULIMAAN INSTITUTE